# رسالہ تعزیہ داری

از

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش : الرضا پبلیکیشن ۳۷ میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ رضا اکیڈمی ۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

۷۸۶

تعزیہ داری اور نذر و نیاز کرنے لنگر لٹانے وغیرہ کے متعلق شرعی تفصیلی احکام

اور

یہ کہ تعزیے کب سے شروع ہوئے کون انکا بانی تھا

از افاداتِ عالیہ

حضور پُر نور اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت رضی اللہ عنہ

ملقب بہ

# رسالہ تعزیہ داری

مسمیٰ بنام تاریخی

## اعالی الافادة فی تعزیة الہند و بیان الشہادة

بفیضِ حضور سیدی مفتیٔ اعظم عالم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ


رضا اکیڈمی

۵۲ رڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

فیکس: ۶۶۶۵۹۲۳۶ فون: ۶۶۳۴۱۵۶، ۰۲۲

## سلسلہ اشاعت ـــــــــــــــ

نام کتاب ـــــــــــــ رسالہ تعزیہ داری

نام مصنف ـــــــــــــ امام اہل سنت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان احسن العزیۃ لقلوب المسلمین فیما ھجم
من البدعات فی اعلام الدین ان الحمد للہ
رب العلمین وافضل الصلوۃ واکمل السلام علی
سید الشہداء بالحق یوم القیام وعلی الہٖ
وصحبہ الغر الکرام امین۔

**سوال اوّل ۲۴ صفر ۱۳۰۸ھ** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تعزیہ داری کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا

**الجواب** تعزیہ کی اصل اس قدر تھی کہ روضۂ پر نور حضور شہزادۂ گلگوں قبا حسین شہید ظلم وجفا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علی جدہ الکریم وعلیہ کی صحیح نقل بنا کر بہ نیت تبرک مکان میں رکھنا اس میں شرعاً کوئی حرج نہ تھا کہ تصویر مکانات وغیرہ ہر غیر جاندار کی بنانا رکھنا سب جائز اور ایسی چیزیں کہ معظمان دین کی طرف منسوب ہو کر عظمت پیدا کریں ان کی تمثال بہ نیت تبرک پاس رکھنا قطعاً جائز جیسے صدہا سال سے طبقۃً فطبقۃً آئمہ دین وعلماء معتمدین نعلین شریفین حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشے بنانے اور ان کے فوائد جلیلہ ومنافع

جزئیہ پر مستقل رسالے تصنیف فرماتے ہیں جسے اشتباہ ہو امام علامہ تلمسانی کی فتح
المتعال وغیرہ مطالعہ کرے مگر جہال بے خرد نے اس اصل جائز کو بالکل نیست
ونابود کر کے صدہا خرافات وہ تراشیں کہ شریعت مطہرہ سے الامان الامان
کی صدائیں آئیں۔ اول تو نفس تعزیہ میں روضہ مبارک کی نقل ملحوظ نہ رہی
ہر جگہ نئی تراشش نئی گڑھت جسے اس نقل سے کچھ علاقہ نہ نسبت پھر کسی میں
پریاں کسی میں براق کسی میں اور بیہودہ طمطراق پھر کوچہ بکوچہ ودشت بدشت
اشاعت غم کے لئے ان کا گشت اور ان کے گرد سینہ زنی اور ماتم سازشی
کی شور افگنی کوئی ان تصویروں کو جھک جھک کر سلام کر رہا ہے کوئی مشغول
طواف کوئی سجدے میں گرا ہے کوئی ان مایہ بدعات کو معاذ اللہ جلوہ گاہ
حضرت امام علی جدہ وعلیہ الصلاۃ والسلام سمجھ کر اس ابرک پنی سے
سے مرادیں مانگتا منتیں مانتا ہے حاجت روا جانتا ہے پھر باقی تماشے باجے
تاشے مردوں عورتوں کا راتوں کو میل اور طرح طرح کے بیہودہ کھیل
ان سب پر طرہ ہیں غرض عشرہ محرم الحرام کہ اگلی شریعتوں سے اس شریعت
پاک تک نہایت بابرکت ومحل عبادت ٹھہرا ہوا تھا ان بیہودہ رسوم نے
جاہلانہ وفاسقانہ میلوں کا زمانہ کر دیا پھر وبال ابتداع کا وہ جوش ہوا کہ
خیرات کو بھی بطور خیرات نہ رکھا ریا وتفاخر علانیہ ہوتا ہے پھر وہ بھی یہ نہیں کہ
سیدھی طرح محتاجوں کو دیں بلکہ چھتوں پر بیٹھ کر پھینکیں گے۔

روٹیاں زمین پر گر رہی ہیں رزق الٰہی کی بے ادبی ہوتی ہے۔ پیسے
ریتے میں گر کر غائب ہوتے ہیں۔ مال کی اضاعت ہو رہی ہے مگر نام تو ہوگیا۔ کہ
فلاں صاحب لنگر لٹا رہے ہیں اب بہار عشرہ کے پھول کھلے تاشے باجے بجتے
چلے طرح طرح کے کھیلوں کی دھوم بازاری عورتوں کا ہر طرف ہجوم شہوانی

میلوں کی پوری رسوم جشن یہ کچھ اور اس کے ساتھ خیال وہ کچھ کہ گویا یہ ساختہ تصویریں بعینہٖ حضرات شہدائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے جنازے ہیں کچھ نوچ اتار باقی توڑ تاڑ دفن کر دئے یہ ہر سال اضاعت مال کے جرم دوبال جداگانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صدقہ حضرات شہدائے کربلا علیہم الرضوان والثنا کا ہمارے بھائیوں کو نیکیوں کی توفیق بخشے اور بری باتوں سے توبہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اب کہ تعزیہ داری اس طریقۂ نامرضیہ کا نام ہے قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے ہاں اگر اہل اسلام جائز طور پر حضرات شہدائے کرام علیہم الرضوان کی ارواح طیبہ کو ایصال ثواب کی سعادت پر اقتصار کرتے تو کس قدر خوب ومحبوب تھا اور اگر نظر شوق ومحبت میں نقل روضۂ انور کی بھی حاجت تھی تو اسی قدر جائز پر قناعت کرتے کہ صحیح نقل بغرض تبرک وزیارت اپنے مکانوں میں رکھتے اور اشاعت غم وتصنع الم ونوحہ زنی و ماتم کنی و دیگر امور شنیعہ و بدعات قطعیہ سے بچتے اسقدر میں بھی کوئی حرج نہ تھا مگر اب اس نقل میں بھی اہل بدعت سے ایک مشابہت اور تعزیہ داری کی تہمت کا خدشہ اور آئندہ اپنی اولاد یا اہل اعتقاد کے لئے ابتلائے بدعات کا اندیشہ ہے اور حدیث میں آیا۔"

اتقوا مواضع التھم (تہمت کی جگہوں سے بچو) اور وارد ہوا۔ من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یقفن مواقف التھم۔ (جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ تہمت کی جگہ نہ کھڑا ہو)

لہذا روضۂ اقدس حضور سید الشہداء کی ایسی تصویر بھی نہ بنائے بلکہ صرف کاغذ کے صحیح نقشے پر قناعت کرے اور اسے بقصد تبرک بے آمیزش منہیات اپنے پاس رکھے جس طرح حرمین محترمین سے کعبۂ معظمہ اور روضۂ

عالیہ کے نقشے آتے ہیں یا دلائل الخیرات شریف میں قبور پُر نور کے نقشے لکھے ہیں۔
والسّلام علی من اتبع الھدیٰ واللہ سبحنہ، وتعالیٰ اعلم۔

**سوال دوم** از امروہہ مرسلہ مولوی سید محمد شاہ صاحب میلاد خواں ۲۲، شعبان ۱۳۱۲ھ کیا ارشاد ہے دین متین کا اس مسئلہ میں کہ مجالس میلاد شریف میں شہادت کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

**الجواب** شہادت نامے نثر یا نظم جو آج کل عوام میں رائج ہیں اکثر روایات باطلہ و بے سروپا سے مملو اور اکاذیب موضوعہ پر مشتمل ہیں ایسے بیان کا پڑھنا سننا وہ شہادت ہو خواہ کچھ اور مجلس میلاد مبارک میں ہو خواہ کہیں اور مطلقًا حرام و ناجائز ہے خصوصًا جبکہ وہ بیان ایسی خرافات کو متضمن ہو جن سے عوام کے عقاید میں تزلزل واقع ہو کہ پھر تو اور بھی زیادہ زہر قاتل ہے ایسے ہی وجوہ پر نظر فرماکر امام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی قدس سرہٗ العالی وغیرہ ائمہ کرام نے حکم فرمایا کہ شہادت نامہ پڑھنا حرام ہے علامہ ابن حجر مکی قدس سرہٗ الملکی صواعق محرقہ میں فرماتے ہیں۔

قال الغزالی وغیرہ یحرم علی الواعظ وغیرہ روایۃ مقتل الحسین وحکایتہ الخ (امام غزالی وغیرہ نے فرمایا واعظ وغیرہ پر قتل حسین رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرنا حرام ہے) پھر فرمایا ماذکر من حرمۃ روایۃ قتل الحسین وما بعدہ لاینافی ماذکرتہ فی ھذا الکتاب لان ھذا البیان الحق الذی یجب اعتقادہ من جلالۃ الصحابۃ وبراءتھم من کل نقص بخلاف مایفعلہ الوعاظ الجھلۃ فانھم

یأتون بالاخبار الکاذبۃ والموضوعۃ ونحوھا
ولا یبینون المحامل والحق الذی یجب اعتقادہ ۱ھ
یونہیں جبکہ اس سے مقصود غم پروری وتصنع وحزن ہو تو یہ نیت بھی شرعاً
نامحمود شرع مطہر نے غم میں صبر و تسلیم اور غم موجود کو حتی المقدور دل سے دور
کرنے کا حکم دیا ہے نہ کہ غم معدوم بہ تکلف و زور لانا نہ کہ بہ تصنع و زور بنانا نہ
کہ اسے باعث قربت و ثواب ٹھہرانا یہ سب بدعات شنیعہ روافض ہیں جن سے سنی
کو احتراز لازم حاشا للہ اس میں کوئی خوبی ہوتی تو حضور پر نور سید عالم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفاتِ اقدس کی غم پروری سب سے زیادہ اہم
وضروری ہوتی۔ دیکھو حضور اقدس صلوات تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ کا
ماہ ولادت وماہ وفات وہی ماہ مبارک ربیع الاول شریف ہے پھر علمائے
امت وحامیان سنت نے اسے ماتم وفات نہ ٹھہرایا بلکہ موسم شادی ولادت
اقدس بنایا امام ممدوح کتاب موصوف میں فرماتے ہیں۔

ایاہ ثم ایاہ ان یشغلہ (ای یوم عاشوراء)
ببدع الرافضۃ ونحوھم من الندب والنیاحۃ
والحزن اذ لیس ذلک من اخلاق المومنین والا لکان
یوم وفاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولیٰ
بذلک واحری اھ۔

عوام مجلس خواں اگرچہ بالفرض صرف روایات صحیحہ بروجہ صحیح پڑھیں بھی
تاہم جو ان کے حال سے آگاہ ہے خوب جانتا ہے کہ ذکر شہادت شریف
پڑھنے سے ان کا مطلب یہی بہ تصنع رونا بہ تکلف رولانا اور اس رونے
رولانے سے رنگ جمانا ہے اس کی شناعت میں کیا شبہ ہے ہاں اگر خاص

بہ نیت ذکر شریف حضرات اہلِ بیت طہارت صلی اللہ تعالے علی سیدہم وعلیہم
وبارک وسلم ان کے فضائل جلیلہ ومناقب جمیلہ روایات صحیحہ سے بروجہ صحیح
بیان کرتے اور اس کے ضمن میں ان کے فضل جلیل صبر جمیل کے
اظہار کو ذکر شہادت بھی آجاتا اور غم پروری و ماتم انگیزی کے انداز سے
کامل احتراز ہوتا تو اس میں حرج نہ تھا مگر ہیہات ان کے اطوار ان
کی عادات اس نیتِ خیر سے یکسر جدا ہیں ذکر فضائل شریف مقصود ہوتا
تو گیا ان محبوبانِ خدا کی فضیلت صرف یہی شہادت تھی بے شمار مناقب عظیم
اللہ عزوجل نے انہیں عطا فرمائے انہیں چھوڑ کر اسی کو اختیار کرنا اور اس
میں طرح طرح سے بالفاظ رقت خیز و نوحہ نما ومعانی حزن انگیز و غم افزا
بیان کو وسعتیں دینا انہیں مقاصد فاسدہ کی خبریں دے رہا ہے غرض
عوام کے لئے اس میں کوئی وجہ سالم نظر آنا سخت دشوار ہے پھر مجلس ملائک
مآنس میلاد اقدس تو عظیم شادی وخوشی وعید اکبر کی مجلس ہیں اذکارِ
غم و ماتم اس کے مناسب نہیں فقیر اس میں ذکر وفات والا بھی جیسا کہ بعض
عوام میں رائج ہے پسند نہیں کرتا حالانکہ حضور کی حیات بھی ہمارے لئے خیر اور حضور
کی وفات بھی ہمارے لئے خیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس تحریر کے بعد علامہ
محدث سیدی محمد طاہر فتنی قدس سرہ الشریف کی تشریح نظر فقیر سے گزری کہ
انہوں نے بھی اس رائے فقیر کی موافقت فرمائی۔ والحمد للہ رب العٰلمین
آخر کتاب مستطاب مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں۔

شہر السرور والبھجۃ مظہر منبع الانوار
والرحمۃ شہر ربیع الاول فانہ شہر امرنا باظہار
الحبور فیہ کل عام فلا نکدرہ باسم الوفاۃ

فانہ یشبہ تجدید الماتم وقد نصوا علی
کراھتہ کل عام فی سیدنا الحسین مع انہ
لیس لہ اصل فی امہات البلاد الاسلامیۃ
وقد تحاشوا عن اسمہ فی اعراس الاولیاء
فکیف بہ فی سید الاصفیاء صلے اللہ علیہ وسلم
یعنی ماہ مبارک ربیع الاول خوشی وشادمانی کا مہینہ ہے اور سرچشمۂ
انوار رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ ظہور ہے ہمیں حکم ہے کہ ہر سال
اس میں خوشی ظاہر کریں تو ہم اسے وفات کے نام سے مکدر نہ کریں گے کہ
یہ تجدید ماتم کے مشابہ ہے اور بیشک علمائے نے تصریح کی کہ ہر سال جو سیدنا
امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ماتم کیا جاتا ہے شرعاً مکروہ ہے اور خاص
اسلامی شہروں میں اس کی کچھ بنیاد نہیں اولیائے کرام کے عرسوں میں نام
ماتم سے احتراز کرتے ہیں تو حضور پرنور سید الاصفیا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے معاملہ میں اسے کیونکر پسند کر سکتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ما الھم
واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم۔

## سوال سوم

از ریاست رامپور محلہ میاں گانان مرسلہ مولوی یحییٰ صاحب
محرم ۱۳۲۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شہادت نامہ پڑھنا کیسا
ہی اور اس میں اور تعزیہ داری میں فرق احکام کیا ہے۔ بینوا توجروا۔

## الجواب

ذکر شہادت شریف جبکہ روایات موضوعہ وکلمات ممنوعہ ونیت
نامشروعہ سے خالی ہو عین سعادت ہے۔ عند ذکر الصلحین
تنزل الرحمۃ اس کی تفصیل جمیل فتاوے فقیر میں ہے اور اس میں

اور تعزیہ داری میں فرق احکام ایک مقدمہ کی تمہید چاہتا ہے فاقول وباللہ التوفیق شے کے لئے ایک حقیقت ہوتی ہے اور کچھ امور زوائد کہ لوازم یا عوارض ہوتے ہیں احکام شرعیہ سے پر بحسب وجود ہوتے ہیں مجرد اعتبار عقلی ناصالح وجود مطمع نظر احکام شرع نہیں ہوتا کہ فقہ افعال مکلفین سے باحث ہے جو فعلیت میں آ نہیں سکتا موضوع سے خارج ہے تغائر اعتبار سے تغائر احکام وہیں ہو سکتا ہے جہاں وہ اعتبارات واقعیہ مفارقہ متعاقبہ ہوں کہ شے کبھی ایک کے ساتھ پائی جائے کبھی دوسرے تو ہر دو انحائے وجود کے اعتبار سے مختلف حکم دیا جا سکتا ہے اور ایسی ہی جگہ متصور ہے کہ نفس شے کا حکم ان بعض احکام سے مع بعض الاعتبار سے جدا ہو مگر زوائد کہ لوازم الوجود ہوں ان کے

---

حکم سے جدا کوئی حکم حقیقت کے لئے نہ ہوگا کہ لازم سے انفکاک محال ہے۔

جب لوازم میں یہ حال ہے۔ تو ارکان حقیقت کہ سلخ ماہیت میں داخل ہوں ان سے قطع نظر ناممکن پھر ماہیت عرفیہ میں رکنیت تابع عرف ہے اور بعض اہل اجزائے سلخ ماہیت تغیر اعتبار شے نہیں بلکہ تغیر ماہیت عرفیہ ہے مثلاً نماز عرف شرع میں مجموع ارکان مخصوصہ بہیأت معلومہ کا نام ہے۔ اب اگر کوئی ان ارکان سے جدا بلکہ تبدیل ہیات ہی کے ساتھ ایک صورت کا نام نماز رکھے جو قعود سے شروع اور قیام پر ختم ہو اور اس میں رکوع پر سجود مقدم تو یہ حقیقت نماز ہی کی تبدیل ہوگی نہ کہ حقیقت حاصل اور اعتبار متبدل جب یہ مقدمہ ممہد ہو لیا فرق احکام ظاہر ہو گیا شہادت نامہ پڑھنے کی حقیقت عرفیہ صرف اس قدر کہ ذکر شہادت شریف حضرات ریحانین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے آگے پڑھا جائے معاذ اللہ روایات کا موضوع و باطل یا ذکر کا تنقیص شان صحابہ پر مشتمل ہونا ہرگز نہ داخل حقیقت ہے نہ لازم وجود د

لہٰذا جو لوگ روایات صحیحہ معتبرہ نظیفہ طاہرہ مثل سرالشہادتین وغیرہ پڑھتے ہیں اسے بھی قطعاً شہادت ہی پڑھنا اور مجلس کو مجلس شہادت ہی کہتے ہیں تو معلوم ہوا کہ وہ امور نامشروعہ کہ عارض ہوگئے ہنوز عوارض ہی سمجھے جاتے ہیں اور عوارض قبیحہ سے نفس شے مباح یا حسن قبیح نہیں ہوجاتی بلکہ وہ اپنی حد ذات میں اپنے حکم اصلی پر رہتی اور قبحِ عوارض قبیحہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے جیسے ریشمین کپڑے پہن کر نماز پڑھنا کہ نفس ذات نماز کو معاذاللہ نہ کہیں گے بلکہ ان عوارض و زوائد کو تو شہادت ناموں میں ان عوارض کا لحوق بعینہ ایسا ہے جیسے آج کل بعض جہال ہندوستان نے مجلس میلاد مبارک میں روایات موضوعہ و قصص بے سروپا بلکہ کلمات توہین ملٰئکہ و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا پڑھنا اختیار کیا ہے اس سے حقیقت متبدل نہ ہوئی نہ عوارض نے دائرۂ عروض سے آگے قدم رکھا جو مجالس طیبہ طاہرہ ہوتی ہیں انہیں بھی قطعاً مجالس میلاد مبارک ہی کہا جاتا ہے اور ہرگز کسی کو یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ کوئی دوسری شے ہے جو ان مجالس سے حقیقت جدا گانہ رکھتی ہے۔ بخلاف تعزیہ داری کہ اس کا آغاز اگرچہ یوں ہیں سنا گیا ہے کہ سلطان تیمور نے از انجا کہ ہر سال حاضری روضۂ مقدسۂ حضور سید الشہداء شہزادۂ گلگوں قبا علی جدہ الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والثناء کو مخل امور سلطنت دیکھا بنظر شوق و تبرک تمثال روضۂ مبارک بنوالی اور اس قدر کوئی حرج شرعی نہ تھا مگر یہ امر حقیقت متعارفہ سے وجوداً و عدماً بالکل بے علاقہ ہے اگر کوئی شخص روضۂ انور مدینہ منورہ و کعبہ معظمہ کے نقشوں کی طرح کاغذ پر تمثال روضۂ حضرت سیدالشہداء آئینے میں لگا کر رکھے ہرگز نہ اسے تعزیہ کہیں گے نہ اس شخص کو تعزیہ دار حالانکہ اتنا امر قطعاً موجود ہے اور یہ ہر سال

نئی نئی تراش و خراش کی کھپچی پنیاں کسی میں براق کسی میں پریاں جو گلی کوچہ گشت کرائی جاتی ہیں ہرگز تمثال روضۂ مبارک حضرت سید الشہدا نہیں کہ تمثال ہوتی تو ایک طرح کی نہ کہ صدہا مختلف انہیں مزور تعزیہ اور ان کے مرتکب کو تعزیہ دار کہا جاتا ہے تو بداہتہً ظاہر کہ حقیقت تعزیہ داری انہیں امور نامشروعہ کا نام ٹھہرا ہے نہ کہ نفس حقیقت عرفیہ وہی امر جائز ہو اور یہ نامشروعات امور زوائد و عوارض مفارقہ سمجھے جاتے ہوں ولہٰذا فقیر نے اپنے فتوے میں قدر مباح کو ذکر کر کے کہا کہ جہال بے خرد نے اس اصل جائز کو بالکل نیست و نابود کر کے الخ اور آخر میں کہا اب کہ تعزیہ داری اس طریقۂ نامرضیہ کا نام ہے قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے یہ اسی فرق جلیل و نفیس کی طرف اشارہ تھا جو اس مقدمہ ممہدہ میں گزرا بالجملہ شہادت نامہ کی حقیقت ہنوز وہی امر مباح و محمود ہے اور شنائع زوائد و عوارض اگر ان سے خالی اور نیت نامحمود سے پاک ہو ضرور مباح ہے اور تعزیہ داری کی حقیقت ہی یہ امور ناجائزہ ہیں اس قدر جائز سے جسے کوئی تعلق نہ رہا نہ اس کے وجود سے موجود ہوتی ہے، نہ اس کے عدم سے معدوم تو یہ فی نفسہ ناجائز و حرام ہے اس کی نظیر امم سابقہ میں آغاز اصنام ہے۔ ود و سواع و یغوث و یعوق و نسر صالحین تھے ان کے انتقال پر ان کی یاد کے لئے ان کی صورتیں تراشیں بعد مرور زمان پچھلی نسلوں نے انہیں کو معبود سمجھ لیا تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ان بتوں کی حالت اپنی انہیں ابتدائی حقیقت پر باقی تھی یہ شنائع زوائد و عوارض خارجہ تھے ولہٰذا شرائع الٰہیہ مطلقاً ان کے رد و انکار پر نازل ہوئیں بخاری وغیرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

کانوا اسماء رجال صالحین من قوم نوح

فلما ھلکوا اوحی الشیطان الی قومھم ان انصبوا الی مجالسھم التی کانوا یجلسون انصابا وسموھا باسمائھم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا ھلک اولئک ونسخ العلم عبدت۔

فاکہی عبید اللہ بن عبید بن عمیر سے راوی۔

قال اول ما حدثت الاصنام علی عھد نوح وکانت الابناء تبر الآباء فمات رجل منھم فجزع علیہ ابنہ فجعل لا یصبر عنہ فاتخذ مثالا علی صورتہ فکلما اشتاق الیہ نظرہ ثم مات ففعل بہ کما فعل ثم تتابعوا علی ذلک فمات الآباء فقال الابناء ما اتخذ ھذہ اباؤنا الا انھا کانت الھتھم فعبدوھا۔

یہ فرق نفیس خوب یاد رکھنے کا ہے کہ اسی سے غفلت کرکے وہابیہ اصل حقیقت پر حکم عوارض لگاتے اور تعزیہ دار تبدیل حقیقت کو اختلاف عوارض ٹھہراتے اور دونوں سخت خطائے فاحش میں پڑجاتے ہیں۔ وباللہ العصمۃ واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم۔

## سوال چہارم

مسئلہ از رام پور ضلع بجنور مرسلہ حافظ سید نیاد علی صاحب ۸ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ میں کہ لوٗ عشرہ میں سبیل لگانا اور کھانا کھلانے اور لنگر لٹانے کے بارے میں دیوبند کے علما ممانعت کرتے ہیں ونیز کتب شہادت کو بھی جو امر صحیح ہو عند الشرع ارقام فرمائیے اور مجلس

محرم میں ذکر شہادت اور مرثیہ سننا کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

**الجواب** پانی یا شربت کی سبیل لگانا جبکہ بہ نیت محمود اور خالصًا لوجہ اللہ ثواب رسانی ارواح طیبۂ ائمۂ اطہار مقصود ہو بلاشبہ بہتر ومستحب وکار ثواب ہے حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اذا کثرت ذنوبک فاسق الماء علی الماء تتناثر الذنوب کما یتناثر الورق من الشجر فی الریح العاصف۔

جب تیرے گناہ زیادہ ہوجائیں تو پانی پر پانی پلا گناہ جھڑجائیں گے جیسے سخت آندھی میں پیڑ کے پتے رواہ الخطیب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اسی طرح کھانا کھلانا لنگر بانٹنا بھی مندوب وباعث اجر ہے حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان اللہ عز وجل یباھی ملئکتہ بالذین یطعمون الطعام من عبیدہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ فرشتوں کے ساتھ مباہات فرماتا ہے کہ دیکھو یہ کیسا اچھا کام کر رہے ہیں۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن الحسن مرسلا۔ مگر لنگر لٹانا جسے کہتے ہیں کہ لوگ چھتوں پر بیٹھ کر روٹیاں پھینکتے ہیں کچھ ہاتھوں میں جاتی ہیں کچھ زمین پر گرتی ہیں کچھ پاؤں کے نیچے آتی ہیں یہ منع ہے کہ اس میں رزق الٰہی کی بے تعظیمی ہے بہت علماء نے تو روپیوں پیسوں کا لٹانا جس طرح دولہن دولہا کی نچھاور میں معمول ہے منع فرمایا کہ روپے پیسے کو اللہ عز وجل نے خلق کی حاجت روائی کے

لئے بنایا ہے تو اسے پھینکنا نہ چاہیئے۔ پھر روٹی کا پھینکنا تو سخت بیہودہ ہے۔ بزازیہ کتاب الکراہیۃ النوع الرابع فی الھدیۃ والمیراث میں ہے۔ ھل یباح نثر الدراھم قیل لا وقیل لا باس بہ وعلی ھذا الدنانیر والفلوس وقد یستدل من کرہ بقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدراھم والدنانیر خاتمان من خواتم اللہ تعالیٰ فمن ذھب بخاتم من خواتم اللہ تعالیٰ قضیت حاجتہ کتب شہادت جو آج کل رائج ہیں اکثر حکایات موضوعہ و روایات باطلہ پر مشتمل ہیں یونہی مرثیے ایسی چیزوں کا پڑھنا سننا گناہ و حرام ہے حدیث میں ہے نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المراثی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ایسے ہی ذکر شہادت کو امام حجۃ الاسلام وغیرہ علمائے کرام منع فرماتے ہیں کما ذکرہ امام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ ہاں اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اور کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک یا اہل بیت یا صحابی کی توہین شان کا مبالغہ مدح وغیرہ میں مذکور نہ ہو وہاں بین یا نوحہ یا سینہ کوبی یا گریبان دری یا ماتم یا تصنع یا تجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ نہ ہوں تو ذکر شریف فضائل و مناقب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلاشبہ موجب ثواب و نزول رحمت ہے عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ ولہذا امام ابن حجر مکی بعد بیان مذکور کے فرماتے ہیں۔ ماذکر من حرمۃ روایۃ قتل الحسین وما بعدہ لاینافی ما ذکرتہ فی ھذا الکتاب لان ھذا البیان الحق الذی یجب اعتقادہ من جلالۃ الصحابۃ وبراءتھم من

کل نقص بخلاف مایفعله الوعاظ والجهلة فانهم یاتون بالاخبار الکاذبة الموضوعة ونحوها ولا یبینون المحامل والحق الذی یجب اعتقادہ واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔

**سوال پنجم** از مفتی گنج ضلع پٹنہ ڈاکخانہ ایکنگر سرائے مرسلہ محمد نواب صاحب قادری ودیگر سکان مفتی گنج ۲۷ رمضان شریف ۱۳۱۲ھ

یہاں عشرۂ محرم میں مجلس مرثیہ خوانی کی ہوتی ہے اور مرثیہ صوفیہ کرام کے پڑھے جاتے ہیں اور سینہ کوبی و بین نہیں ہوتا اور میر مجلس سنی المذہب ہے ایسی مجلس میں شرکت یا اس میں مرثیہ خوانی کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

**الجواب** جو مجلس ذکر شریف حضرت سیدنا امام حسین و اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ہو جس میں روایات صحیحہ معتبرہ سے ان کے فضائل ومناقب ومدارج بیان کئے جائیں اور ماتم وتجدید غم وغیرہ امور مخالفہ شرع یکسر پاک ہونی نفسہ حسن ومحمود ہے خواہ اس میں نثر پڑھیں یا نظم اگرچہ وہ نظم بوجہ ایک مسدس ہونے کے جس میں ذکر حضرت سید الشہدا ہے عرف حال میں بنام مرثیہ موسوم ہو کہ اب یہ وہ مرثیہ نہیں جس کی نسبت ہے۔ نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المراثی واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔

**سوال ششم** از نواب گنج ۲۰ محرم ۱۳۲۱ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان صورتوں میں (۱) ایک شخص کہتا ہے کہ میں تعزیہ کا چڑھا ہوا نہیں کھاتا ہوں، حضرت امام حسین کی نیاز کا کھاتا ہوں (۲) ایک شخص کہتا ہے۔ تعزیہ پر کیا منحصر ہے چڑھونا کوئی ہو میں نہیں کھاتا ہوں نیاز کھاتا ہوں۔ (۳) ایک شخص کہتا ہے کہ عشرۂ محرم الحرام

میں جو کچھ کھانے پینے وغیرہ میں ہوتا ہے دس روز تک تعزیہ کا چڑھا ہوتا ہے (۴) ایک شخص کہتا ہے تعزیہ بت ہے بسبب لگانے صورت کے۔ (۵) ایک شخص کہتا ہے کہ یہ صورت وہ ہے جو براق اور حور جنت میں ہیں (۶) ایک شخص کہتا ہے کہ تعزیہ اور مسجدیں کچھ فرق نہیں بلکہ کہتا ہے کہ مسجدیں کیا ہے وہ اینٹ گارا ہی تو ہے جو وہاں سجدہ کرتے ہو اور تعزیہ میں ابرق کاغذ وغیرہ ہیں (۷) ایک شخص نے کہا کہ بھائی یہ باتیں شرعی کی ہیں۔ لکھ کر شرع کے سپرد کرو آپسمیں جھگڑا مت کرو (۸) ایک شخص کہتا ہے کہ تم شرع نہیں سمجھتے۔ (۹) ایک شخص نے کہا جس حالت میں تم شرع کو نہیں سمجھتے ہو تو میں تعزیہ کے چڑھوے کو حرام سمجھتا ہوں۔

**الجواب** (۱) پہلا شخص اچھی بات کہتا ہے واقعی حضرت امام کے نام کی نیاز کھانی چاہیئے اور تعزیہ کا چڑھا ہوا کھانا نہ چاہیئے اگر اس کے قول کا یہ مطلب ہے کہ وہ تعزیہ کا چڑھا ہوا اس نیت سے نہیں کھاتا کہ وہ تعزیہ کا چڑھا ہوا ہے بلکہ اس نیت سے کھاتا ہے کہ وہ امام کی نیاز ہے تو یہ قول غلط اور بیہودہ ہے تعزیہ پر چڑھانے سے حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز نہیں ہو جاتی اور اگر نیاز دیگر چڑھائیں یا چڑھا کر نیاز دلائیں تو اس کے کھانے سے احتراز چاہیئے اور وہ نیت کا تفرقہ اس کے مفسدہ کو دفع نہ کرے گا مفسدہ اس میں یہ ہے کہ اس کے کھانے سے جاہلوں کی نظر میں ایک امر ناجائز کی وقعت بڑھانی یا کم از کم اپنے آپ کو اس کے اعتقاد سے متہم کرنا ہے اور دونوں باتیں شنیع و مذموم ہیں۔ لہذا اس کے کھانے پینے سے احتراز چاہیئے واللہ تعالیٰ اعلم۔ (۲) دوسرے شخص کی بات میں ذرا زیادتی ہے اولیاء کرام کے مزارات پر جو شیرینی کھانا لوگ بہ نیت تصدق لیجاتے ہیں اسے

بھی بعض لوگ چڑھونا کہتے ہیں اس کے کھانے میں فقیر کو اصلا حرج نہیں۔ (۳)
تیسرے شخص نے نیاز اور تعزیہ کے چڑھاوے میں فرق نہ کیا یہ غلط ہے چڑھونا وہی
ہے جو تعزیہ پر یا اس کے پاس لیجاکر سب کے سامنے نذر تعزیہ کی نیت سے
رکھا جائے باقی سب کھانے شربت وغیرہ کہ عشرہ محرم میں بہ نیت ایصال ثواب
ہوں وہ چڑھونا نہیں ہوسکتے۔ (۴) مجسم تصویر کو بت کہتے ہیں اس معنی پر
وہ تصویریں کہ تعزیہ میں لگائی جاتی ہیں بت ہیں اور مجازاً کل کو بھی کہہ سکتے ہیں
اور اگر بت سے مراد معبود مطلق ہو تو یہ سخت زیادتی ہے انصاف یہ کہ کوئی جاہل
سا جاہل بھی تعزیہ کو معبود نہیں جانتا (۵) اس شخص کا یہ محض افترا ہے کہاں
حور و براق اور کہاں یہ کاغذ پنی کی مورتیں جس سے کہیں زیادہ خوبصورت
کسگروں کے یہاں روز بنتی ہیں اور اگر ہو بھی تو حور و براق کی تصویریں کب
حلال ہیں (۶) یہ شخص صریح گمراہ و بدعقل و بدزبان ہے۔ مسجد کو کوئی سجدہ
نہیں کرتا نہ اس کی حقیقت اینٹ گارا ہے بلکہ وہ زمین کہ نماز و عبادت الٰہی بجالانے
کے لئے تمام حقوق عباد سے جدا کرکے اللہ عزوجل کے حکم سے اسکی طرف تقرب
کے واسطے خاص ملک الٰہی پر چھوڑی گئی اب وہ شعائر اللہ سے ہوگئی اور شعائر
اللہ کی تعظیم کا حکم ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من
تقوی القلوب۔ اس مجموعہ بدعات کو اس سے کیا نسبت مگر جہل مرکب سخت مرض
ہے والعیاذ باللہ (۷) اس شخص نے اچھا کیا مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ جو بات نہ جانے
خود اس پر کوئی حکم نہ لگائے بلکہ اہل شرع سے دریافت کرے۔ قال اللہ تعالیٰ
فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ (۸) اس کے قول کا اگر
یہی مطلب ہے کہ تم لوگ بے علم ہو آپس میں بحث نہ کرو اہل شرع سے پوچھو تو
اچھا کیا اور اگر یہ مراد ہے کہ تعزیہ شرعاً اچھی چیز ہے تم شرع نہیں سمجھتے تو یہ بہت

برا کہا اور شرع پر افترا کیا اور اگر یہ مقصود ہو کہ شرع تو مذمت صاف ظاہر ہے مگر تم لوگ نہیں سمجھتے تو یہ بھی اچھا کہا (۹) اس کا قول حد سے گزرا ہوا ہے تعزیہ کا چڑھاوا کھانا ان وجوہ سے جو ہم نے ذکر کیں مکروہ و ناپسند ضرور ہے مگر حرام کہنا غلط ہے فتاوے علمگیریہ میں ہے اس بکری کو جو ہندو نے اپنے بت کے نام پر مسلمان سے ذبح کرایا اور مسلمان نے اللہ عزوجل کی تکبیر کہہ کر ذبح کردی تصریح فرمائی کہ حلال ہے۔ ویکرہ للمسلم مسلمان کے لئے مکروہ ہے جب وہاں صرف کراہت کا حکم ہے تو یہاں تحریم کیونکر واللہ تعالیٰ اعلم۔

**سوال ہفتم** مسئلہ از اترولی ضلع علی گڑھ محلہ مغلان مرسلہ اکرام عظیم صاحب ۱۸ رجمادی الاولی ۱۳۲۱ھ مجلس مرثیہ خوانی اہل شیعہ میں اہل سنت وجماعت کو شریک وشامل ہونا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

**الجواب** حرام ہے حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کثر سواد قوم فھو منھم وہ بد زبان ناپاک لوگ اکثر تبرا بک جاتے ہیں اس طرح کہ جاہل سننے والوں کو خبر بھی نہیں ہوتی اور متواتر سنا گیا ہے کہ سنیوں کو جو شربت دیتے ہیں اس میں نجاست ملاتے ہیں اور کچھ نہ ہو تو اپنے یہاں کی قلتیں کا پانی ملاتے ہیں اور کچھ نہ ہو تو وہ روایات موضوعہ وکلمات شنیعہ و ماتم حرام سے خالی نہیں ہوتی اور یہ دیکھیں سنیں گے اور منع نہ کرسکیں گے ایسی جگہ جانا حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین واللہ تعالیٰ اعلم۔

**سوال ہشتم** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ تعزیہ بنانا اور اس پر نذر و نیاز کرنا عرائض بامید حاجت براری لٹکانا اور بہ نیت بدعت حسنہ اس کو داخل حسنات جاننا اور موافق

شریعت ان امور کو اور جو کچھ اس سے پیدا اور یا متعلق ہوں کتنا گناہ ہے اور زید اگران باتوں کو جو فی زمانناً متعلق تعزیہ داری والم داری کے ہیں موافق مذہب اہلسنت کے تصور کرے تو وہ کس قسم کے گناہ کا مرتکب ہوا اور اس پر شرع کی تعزیر کیا لازم آتی ہے اور ان امور کے ارتکاب سے وہ شرک خفی یا جلی میں مبتلا ہے یا نہیں اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے باہر ہوئی یا نہیں درصورت کہ وہ امور متذکرۂ بالا کو داخل عقیدت اہلسنت والجماعت بنظر ثواب عمل میں لاتا ہو۔ بینوا توجروا۔

**الجواب** افعال مذکورہ جس طرح عوام زمانہ میں رائج ہیں بدعت سیئہ و ممنوع و ناجائز ہیں انہیں داخل ثواب جاننا اور موافق شریعت و مطابق مذہب اہل سنت ماننا اس سے سخت تر وخطائے عقیدہ و جہل اشد ہے شرعی تعزیر حاکم شرع سلطان کی رائے پر مفوض ہے با اینہمہ وہ شرک وکفر ہرگز نہیں نہ اس بناپر عورت نکاح سے باہر ہو عرائض بامید حاجت براری لٹکانا محض بہ نیت توسل ہے جو اس کا جہل ہے کہ امور ممنوعہ لائق توسل نہیں ہوتے باقی حاجت روا بالذات کوئی کلمہ گو حضرت امام عالیمقام رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بھی نہیں جانتا کہ معاذاللہ تعالیٰ شرک ہو یہ وہابیہ کا جہل و ضلال ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ** مرسلہ مولانا ظفرالدین صاحب ۲۶ محرم الحرام ۳۰ھ

ملفوظات حضرت سید عبدالرزاق بانسوی قدس سرہ میں یہ حکایتیں ہیں یا نہیں (۱) محرم کی دس تھی کہ حضرت مولانا ممدوح ایک تعزیہ کے ساتھ ہولئے جو جلا ہوں کا تھا اور مصنوعی کربلا میں دفن ہونے کے لئے لوگ لے جاتے تھے آپ کی وجہ سے اور خدام و مریدین بھی ساتھ ہولئے کربلا تک ساتھ ساتھ رہے بلکہ دیر تک قیام فرمایا

کچھ دنوں بعد خاص مریدین نے پوچھا تو فرمایا کہ مجھے تعزیوں سے کچھ مطلب نہیں ہم تو امام عالی مقام کو دیکھ کر ساتھ ہوئے تھے کہ ان کے ساتھ اولیائے کرام کا مجمع تھا۔

(۲) انہیں بزرگ کا قصہ ہے کہ ایک دن عاشورہ کو مسجد میں بیٹھے وضو کر رہے تھے ٹوپی مبارک فصیل پر رکھی تھی کہ یکایک اسی طرح سر برہنہ نیچے تشریف لے آئے اور ایک تعزیہ کے ساتھ ہولئے اس دفعہ لوگوں نے دریافت کیا تو فرمایا کہ حضرت سیدۃ النساء تشریف فرما تھیں دونوں روایتیں کہاں تک صحیح ہیں۔

**الجواب** دونوں حکایتیں محض غلط و بے اصل ہیں تعزیہ داروں کو نہ کوئی دلیل شرعی ملتی ہے نہ کسی معتمد کا قول مجبورانہ حکایات بناتے ہیں اسی ساخت کی حکایت کوئی شاہ عبدالعزیز صاحب سے نقل کرتا ہے۔ کوئی مونیا شاہ عبدالمجید صاحب سے کوئی حضرت مولانا فضل رسول صاحب سے کوئی مولوی فضل الرحمٰن صاحب سے کوئی میرے حضرت جد امجد سے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور سب باطل و مصنوع ہیں میں تو ابھی زندہ ہوں میرے نسبت کہہ دیا کہ ہم نے اسے تعزیہ شاید علم بتائے کہ ان کے ساتھ جاتے دیکھا اور اس حکایت کا کذب تو خود اسی سے روشن کہ فرمایا مجھے تعزیوں سے کچھ مطلب نہیں ہم تو امام عالی مقام کو دیکھکر ساتھ ہوئے تھے کہ ان کے ساتھ اولیائے کرام کا مجمع تھا سبحٰن اللہ جب تعزے ایسے معظم و مقبول و محبوب بارگاہ میں کہ خود حضور پر نور امام انام علی جدہ الکریم ثم علیہ الصلاۃ والسلام بنفس نفیس ان کی مشایعت فرماتے ہیں ان کے ساتھ چلتے ہیں تو ان سے کچھ مطلب نہ ہونا اللہ عزوجل کے محبوب و معظم سے مطلب نہ ہونا ہے جو ولی تو ولی کسی مسلمان کی شان نہیں پھر آگے

تمہ کلام ملاحظہ ہو کہ ان کے ساتھ اولیائے کرام کا جمع تھا یہ کاف بیانیہ تو ہو نہیں سکتا ضرور تعلیلیہ ہے یعنی حضرت امام کے ساتھ ہونے پر بھی کچھ توجہ نہ ہوتی مگر کیا کیجئے ان کے ساتھ جمع اولیاء تھا لہذا مجبوراً شامل ہونا پڑا عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیئے ہاں خوب یاد آیا ۳، جمادی الآخرہ ۲۷ھ کو تلہر سے ایک سوال آیا تھا کہ تو نے تعزیہ داری کو جائز کر دیا ہے اس خبر کی کیا حقیقت ہے ایک رافضی بڑے فخر سے اس روایت کو نقل کرتا ہے ایضاً میرا اور دیگر چند علمائے بریلی کا فتوی طبار ہوا ہے کہ آیت تطہیر کے تحت میں ازواج مطہرات داخل نہیں اس فتوی کی نقل اس رافضی کے پاس دیکھنے میں آئی ہے فقط اب فرمایئے اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت درکار جب زندوں کے ساتھ یہ برتاؤ ہے تو احیائے عالم برزخ کی نسبت جو ہو کم ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ دہم نصف آخر ص۲۷)

**مسئلہ** از بدایوں محلہ جالندھری مسئولہ محمد ادریس خاں صاحب ۲۸، محرم الحرام ۱۳۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ بنابر شوکت و دبدبہ اسلام تعزیہ بنانا اور نکالنا وعلم و بیرق اور مہندی وغیرہ نکالنا جائز ہے یا نہیں نیز تعزیہ کو حاجت روا سمجھنا یا کہنا کہ تعزیہ ہماری منت کا ہے اگر بند کریں نہ بناویں تو ہمارا نقصان او لاثو مال ہو گا کیسا ہے تعزیہ دار یا تعزیہ پرست کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا درست ہے یا نہیں۔

**الجواب** علم تعزیہ بیرق مہندی جس طرح رائج ہے بدعت ہیں اور بدعت سے شوکت اسلام نہیں ہوتی تعزیہ کو حاجت روا یعنی ذریعہ حاجت روا سمجھنا جہالت پر جہالت ہے اور اسے منت جاننا اور حماقت اور نہ کرنے کو باعث نقصان خیال

کرنا زنا نہ وہم ہے مسلمان کو ایسی حرکات وخیال سے باز آنا چاہیے بایں ہمہ تعزیہ دار مسلمان ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ ضرور حلال ہے کوئی جاہل سا جاہل مسلمان بھی تعزیہ کو معبود نہیں جانتا تعزیہ پرست کا لفظ وہابیہ شرک پرست کی زبانی ہے جس طرح تعظیم وتکریم مزارات طیبہ پر مسلمانوں کو قبر پرست کا لقب دیتے ہیں یہ سب ان کا جہل وظلم ہے واللہ تعالیٰ اعلم

فتاویٰ دہم نصف آخر ص۴۵

**مسئلہ** از سیتاپور محلہ قضیارہ مکان قاضی سید محمد رضا صاحب ۲ ربیع الآخر سنہ ۳۱ھ

کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تعزیہ بنانا کیسا ہے اور اس پر شیرینی وغیرہ چڑھانا کیسا ہے اور بنانے والے تعظیم کرنے والے کا عند الشرع کیا حکم ہے جو شخص تعزیہ کہ ناجوازی کا قائل ہے اس کو کافر یا مرتد کہنا اور کافر سمجھ کر اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا کیسا ہے۔ اور تعزیہ داری میں غلو کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

**الجواب** تعزیہ رائجہ ناجائز و بدعت ہے اور اس کا بنانا گناہ ومعصیت اور اس پر شیرینی وغیرہ چڑھانا محض جہالت ہے اور اس کی تعظیم بدعت جہالت اور تعزیہ کو ناجائز کہے صرف اس بنا پر اسے کافر یا مرتد کہنا اشد عظیم گناہ کبیرہ ہے کہنے والے کو تجدید اسلام و نکاح چاہیے یونہیں اس وجہ سے اس کے پیچھے نماز پڑھنا مردود و باطل ہے البتہ اگر کسی وہابی کو کافر مرتد کہا تو مضائقہ نہیں اور وہابی کے پیچھے نماز بیشک ناجائز ہے جو تعزیہ داری میں غلو رکھے یا اس سے معروف ہو اگرچہ غلو نہ رکھے اسکے پیچھے بھی نماز نہ پڑھنا چاہیے مگر پڑھیں تو ہو جائے گی ہاں اسے امام بنانا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ دہم نصف آخر ص۴۳)

**مسئلہ** مسئولہ سید مقبول عیسیٰ میاں صاحب بریلی نو محلہ ۰ ، صفر المظفر ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین بیچ اس امر کے

اول یہ کہ اہل سنت وجماعت کو عشرہ محرم الحرام میں رنج وغم کرنا جائز ہے یا نہیں

دوسرے یہ کہ عشرہ محرم الحرام میں شکار کھیلنا مسلمانوں کو درست ہے یا نہ درست

تیسرے یہ کہ تعزیہ بنانا بدعت سیئہ ہے یا شرک وگناہ کبیرہ بینوا توجروا۔

**الجواب** اہلسنت وجماعت کا مدار ایمان حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے جب تک اپنے ماں باپ اولاد تمام جہان سے زیادہ حضور کی محبت نہ رکھے مسلمان نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہٖ وولدہٖ والناس اجمعین" تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسکے ماں باپ اور اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں اور محب کو محبوب کی ہر شئے عزیز ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کی گلی کا کتا بھی حضرت مولانا قدس سرہٗ نے مثنوی شریف میں حضرت مجنون رحمۃ اللہ تعالیٰ کی حکایات تحریر فرمائی کہ کسی نے ان کو دیکھا کمال محبت کے طور پر ایک کتے کے بوسے لے رہے ہیں اعتراض کیا کہ کتا نجس ہے چنیں ہے چناں ہے فرمایا تو نہیں جانتا ہے کہ طلسم بستہ مولیٰ ست ایں۔ پاسباں کوچۂ لیلیٰ ست ایں یہ کتا لیلیٰ کی گلی کا ہے محبان صادق کا جب دنیا کے محبوبوں کے ساتھ یہ حال ہے جن میں ایک حسن فانی کا کمال سہی ہزاروں عیب ونقص بھی ہوتے ہیں تو کیا کہنا ہے ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنہیں تمام اوصاف حمیدہ میں اعلیٰ کمال اور جن کا ہر کمال ابدی اور لازوال اور جو ہر عیب ونقص سے منزہ وبے مثال ان کا ہر علاقہ والا سر کا تاج ہے صحابہ ہوں خواہ ازواج خواہ اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

اجمعین پھر کیا کہنا ان کا جو حضورؐ کے جگر پارے اور عرش کی آنکھ کے تارے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط" حسین میرا اور میں حسین کا اللہ دوست رکھے اسے جو حسین کو دوست رکھے حسین ایک نسلی ثبوت کی اصل ہے یہ حدیث کس قدر محبت کے رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے ایک بار نام یسکر تین بار ضمیر کافی تھی مگر نہیں ہر بار لذت محبت کے لئے نام ہی کا اعادہ فرمایا "کما قال الوافی قول القائل" تا للہ یا ظبیات القاع قلن لنا ۔ البلامی منکن ام لیلی من البشر" کونسا سنی ہوگا جسے واقعہ کربلا کا غم نہیں یا اس کی یاد سے اس کا دل محزون اور آنکھ پر نم نہیں ہاں مصائب میں ہم کو صبر کا حکم فرمایا ہے جزع فزع کو شریعت منع فرماتی ہے اور جسے واقعی دل میں غم نہ ہو اسے جھوٹا اظہار غم ریا ہے اور قصداً غم آوری وغم پروری خلاف رضا ہے جسے اس کا غم نہ ہو اسے بے غم نہ رہنا چاہیئے بلکہ اسے غم نہ ہونے کا غم چاہیئے کہ اس کی محبت ناقص ہے اور جس کی محبت ناقص اس کا ایمان ناقص واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ دہم نصف آخر ص۱۳۵)

(۲) جسے کھانے یا دوا کے لئے کسی جانور کی حاجت ہے وہ اگر بقدر حاجت دو ایک جانور مار لائے تو یہ کسی کھیل یا تفریح کا فعل نہ ہوگا۔ آیۃ کریمہ "واذا حللتم فاصطادوا" اسی کا ذکر ہے مگر بے حاجت مذکورہ تفریح طبع کے لئے جو شکار کیا جاتا ہے وہ خود نا جائز ہے کہ ایک لہو ولعب ہے لوگ خود اسے شکار کھیلنا کہتے ہیں اور کھیل کے لئے بے زبانوں کی جان ہلاک ظلم و بے دردی ہے اشباہ والنظائر میں ہے "الصید مباح الا للتلھی" اسی طرح وجیز کردری و تنویر الابصار وغیرہ میں ہے تو کھیل اور عشرہ محرم انا للہ وانا الیہ راجعون و

حسبنا اللہ ونعم الوکیل" واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) تعزیہ بنانا شرک نہیں یہ وہابیہ کا خیال ہے ہاں بدعت وگناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نصف آخر) ص۱۳۸)

**مسئلہ** از جاورہ مرسلہ مصاحب علی صاحب امام مسجد چھیپاں ۲۷ صفر ۳۰ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص تعزیہ ثواب وعبادت جان کر خود بنائے یا اور لوگوں کو بنانے کی ترغیب دے اور تعزیہ دیکھ کر تعظیماً کھڑا ہو جائے اور اس پر فاتحہ پڑھے اور تعزیہ کے ساتھ ننگے پیر تعظیماً چلے اور مرثیہ بھی پڑھوا تا جائے شاہ مولانا عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ کی جلد اول میں لکھا ہے کہ بدعت کو عبادت سمجھ کر کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس پر ابن ماجہ کی ایک حدیث دلیل لائے ہیں اس کا مضمون یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدعتی اسلام سے ایسا صاف نکل جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال صاف تو شاہ صاحب کے قول خارج اسلام کے کیا مطلب ہے ایسا شخص کافر مرتد ہے یا گمراہ ورافضی ہے۔ بہر نوع ایسے شخص کا ذبح کیا ہوا جانور حرام یا حلال ایسے شخص کی نماز جنازہ درست ہے یا نہیں جو لوگ ایسے تعزیئے پرست کے مرید ہوں ان کا کیا حکم ہے ایسے تعزیئے پرست اور بت پرست میں کیا فرق ہے ایسے تعزیہ پرست پر لعنت آئی ہے یا نہیں کیا بزرگان چشت سے کسی بزرگ نے تعزیہ بنایا بنوایا تعظیم دی ہے۔ بینوا توجروا۔

**الجواب** تعزیہ ضرور ناجائز وبدعت ہے مگر حاشا کفر نہیں کہ نماز جنازہ ناجائز یا ذبیحہ مردار یا بت پرستوں میں شمار ہو افراط وتفریط دونوں مذموم ہیں یہ حدیث ابن ماجہ قطع نظر اس سے کہ شدید الضعف ہے اپنے امثال کی طرح

اسلام کامل سے مأول یا بدعت مکفرہ پر محمول ورنہ ہر بدعت سیئہ کفر ہو جبکہ اس کا صاحب استحسان کرے اور یہی غالب ہے اور بدعت عقیدہ تو مطلقاً کفر ہوجانا لازم کہ اس کی تعریف ہی یہ ہے کہ "ما احدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجعل دینا قویما وصراطا مستقیما کما فی البحر الرائق" حالانکہ باجماع امت بعض بدمذہبیاں کفر نہیں فتاوی خلاصہ فتح القدیر وعالمگیریہ وغیرہا میں ہے۔ "الرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فھو مبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر" خلاصہ وغیرہ میں ہے۔ "اذا قال ان للہ یدا او رجلا کما للعبد فھو کافر وان قال جسم لا کالاجسام فھو مبتدع" نیز اسی میں ہے۔ "وجملتہ ان من کان اھل قبلتنا ولم یغل فی ھواہ حتی لم یحکم بکونہ کافرا یجوز الصلوۃ خلفہ ویکرہ"۔ ہزارہا مسائل متواترہ اسی تفصیل پر دال ہیں تو حکم مطلق کیسے صحیح ہوسکتا ہے ہاں افعال مذکورۂ سوال کا مرتکب قابل بیعت نہیں کہ شرائط پیر سے اس کا سنی صحیح العقیدہ غیر فاسق معلن ہونا ہے اور لعنت بہت سخت چیز ہے ہر مسلمان کو اس سے بچایا جائے بلکہ معین کافر پر بھی لعنت جائز نہیں جب تک اس کا کفر پر مرنا قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو والعیاذ باللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ دہم نصف آخر ص۲۷۵)

**مسئلہ** از لہرپور ضلع سیتاپور مدرسہ اسلامیہ مرسلہ محمد فیض اللہ طالب العلم بنگالی ۲۶ شعبان ۱۳۳۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید مدعی حنفیت کہتا ہے کہ تعزیہ چونکہ نقشہ ہے سیدنا حضرت امام حسین رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مقدسہ کا اور منسوب ہے سیدنا امام ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لہٰذا اس کا بنانا امر ضروری ہے اور باعث ثواب وقابل تعظیم وذریعہ نجات ہمارے لئے ہے لہٰذ جو شخص ان کی تعظیم بنانے کا مخالف ہے وہ یزید ہے پس امور ذیل تحقیق طلب ہیں۔ (۱) تعزیہ بنانا جائز ہے باعث ثواب وتعظیم ہے یا باعث عذاب نار جحیم ہے (۲) اس کے بنانے میں کسی قسم کی امداد جائز ہے یا نہیں۔ (۳) اس کا بنانے والا فاسق مشابہ اہل تشیع ہے یا نہیں اور برتقدیر حرام و بدعت اس کا جائز سمجھنے والا کافر ہے یا اشد فاسق (۴) مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں بھی اس کا ثبوت ہے یا نہیں برتقدیر ثانی اس کا بنانے والا متبع امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے یا نہیں اور اس کا یہ دعویٰ کہ حنفی ہوں جس سے عوام بھی تعزیہ بنانے کی طرف راغب ہوتے ہیں یہ دھوکا دینا ہے یا نہیں اور باعث گمراہی ہے یا نہیں۔ (۵) ایسے شخص کو اگر حنفی لوگ اپنا پیشوا و پیر بنا دیں تو جائز ہے یا حرام اور مریدین پر فسخ بیعت واجب ہے یا نہیں اور ایسے شخص کی اقتدا فی الصلوٰۃ جائز ہے یا مکروہ بکراہت تنزیہی یا تحریمی یا حرام (۶) منکرین تعزیہ کو یزیدیا بددین کہنا کیسا ہے اگر منکرین محل اس طعن وتشنیع کے نہیں تو یہ قول خود قائلین کی طرف رجوع کرتا ہے یا نہیں یعنی اس کا وبال وگناہ قائلین پر کتنا ہوگا اور حدیث شریف کے اس قاعدے کے تحت میں داخل ہولئے گے یا نہیں کہ اگر کسی کو کافر کہے اور وہ فی الحقیقت ایسا نہیں تو قائل خود کافر ہوتا ہے یا (۷) بانی تعزیہ چونکہ عام مسلمانوں کے حضوری کا باعث ہوتا ہے پس برتقدیر حرام و بدعت حاضرین وبانی دونوں گناہ میں مساوی ہیں یا اکمل وانقص ہیں۔

**الجواب** تعزیہ جس طرح رائج ہے نہ ایک بدعت مجمع بدعات ہے نہ وہ روضہ مبارک کا نقشہ ہے اور ہو تو ماتم وسینہ کوبی اور تاشے باجوں کے گشت اور خاک میں دبانا یہ کیا روضہ مبارک کی شان ہے اور پریوں اور براق کی

تصویریں بھی شاید روضہ مبارک میں ہوں گی امام عالی مقام کی طرف اپنی یوں ساخت مخترعہ کی نسبت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین ہے کیا توہین امام قابل تعظیم ہے۔ کعبہ معظمہ میں زمانہ جاہلیت میں مشرکین نے سیدنا ابراہیم وسیدنا اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں بنائیں اور ہاتھ میں پانسے دیئے تھے جن پر لعنت فرمائی اور ان تصویروں کو محو فرمادیا یہ تو انبیائے عظام کی طرف نسبت تھی کیا اس سے وہ ملعون پانسے معظم ہوگئے یا تصویریں قابلِ ابقا۔ اور اسے ضروری کہنا تو اور سخت افترا ئے افحش ہے وہ بھی کس پر شرع مطہر پر "ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون" اور اس کے منکر کو یزید کہنا رفض پلید ہے تعزیہ میں کسی قسم کی امداد جائز نہیں "قال تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" طریقہ مذکورہ ضرور فسق واتباع روافض ہے اور تعزیہ کو جائز سمجھنا عقیدہ مگر انکار ضروریات دین نہیں کہ کافر ہو نہ اس سے حنفیت زائل ہو کہ گناہ مزیل حنفیت ہو تو سوا اجلہ اکابر اولیاء کے کوئی حنفی نہ ہو سکے۔ معتزلہ اصولاً بددین تھے اور فروعاً حنفی جو قول باطل دوسرے کو کہا جائے اس کا وبال قائل پر آتا ہے بعینہ وہی قول پلٹنا مطلق نہیں کسی کو ناحق گدھا کہنے سے قائل گدھا نہ ہو جائے گا یوہیں کسی سنی کو یزید کہنے والا یزید نہ ہو جائے گا بلکہ اس میں روافض کا پیرو۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور اس کی بیعت ممنوع و ناقابل ابقا۔ حاضرین میں ہر ایک پر اپنا گناہ ہے اور بانی وداعی پر ان سب کے برابر" لا ینقص من اوزارھم شیئا واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ دہم ص ۲۶۰-۲۶۱

**مسئلہ** ۱۱ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وخلیفہ مرسلین مسائل ذیل میں (۱) بعض اہلسنت جماعت عشرہ ۱۰ محرم الحرام کو نہ تو دن بھر روٹی پکاتے ہیں اور نہ جھاڑو دیتے

ہیں کہتے ہیں کہ بعد دفن تعزیہ روٹی پکائی جاوے گی۔ (۲) ان دس دن میں کپڑے نہیں اوتارتے ہیں (۳) ماہ محرم میں کوئی بیاہ شادی نہیں کرتے (۴) ان ایام میں سوائے امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کسی کی نیاز فاتحہ نہیں دلاتے ہیں آیا یہ جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب** یہ تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے اور چوتھی بات جہالت ہے ہر مہینہ ہر تاریخ میں ہر ولی کی نیاز اور ہر مسلمان کی فاتحہ ہو سکتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ ص ۵۲۶ ج ۱۰)

**مسئلہ** از ریاست داجگڈھ بیاورہ، ایجنسی بھوپال سنٹرل انڈیا مسئولہ محمد اسماعیل سوار رسالہ باڈی گارڈ۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ محرم میں تعزیہ بنانا اور اس سے منتیں مرادیں مانگنی علم اوٹھانے مہندی چڑھانا بچوں کو سبز کپڑے پہنانے اور ان کے گلوں میں ڈوریاں باندھکر ان کو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فقیر بنانا۔ دس روز تک سوگوار رہنا اور اس کے سوم اور دسواں چالیسواں کرنا ایسے مرثیوں کا پڑھنا جس میں اہلبیت کے سر پیٹنے اور بین کرنے خلاف شرع امور کا ذکر ہے اور یہ کہ ان مراسم کی ادائیگی کو حب اہل بیت سمجھنا عام طور سے ہمراہیان یزید کو مردود کافر کہنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہنا اور اس کو بھی مقتضائے حب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھنا حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جملہ انبیاء سے بھی رتبہ میں بڑھکر سمجھنا بایں خیال کہ حضرت صوفیہ کرام نے بھی ایسا ہی سمجھا ہے اور ایسا سمجھنے کو عین ایمان کہنا کیسا ہے بینوا توجروا۔

**الجواب** حضرت امامین رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل کہنا کفر ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی صحابی کو برا کہنا رفض ہے ہمراہیان یزید یعنی جوان مظالم ملعونہ میں اس کے ممد و معاون تھے ضرور خبیث و مردود تھے اور کافر ملعون

کہنے میں اختلاف ہے ہمارے امام کا مذہب سکوت ہے اور جو کہے وہ بھی مورد الزام نہیں کہ یہ بھی امام احمد وغیرہ بعض ائمہ اہلسنت کا مذہب ہے۔ سوم دسواں چالیسواں ایصال ثواب ہیں اور یہ تخصیصات عرفیہ ہیں اور ایصال ثواب مستحب باقی مراسم کہ سوال میں مذکور ہوئے سب ممنوع و ناجائز ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ ص ۵۳۷ ج ۱۰)

**مسئلہ** از شہر کہنہ مسئولہ محمد خلیل الدین احمد صاحب ۱۶ محرم ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ۸ محرم الحرام کو روافض جریدہ اٹھاتے ہیں۔ گشت کے وقت ان کو اگر کوئی اہل سنت و جماعت شربت کی سبیل لگاکر شربت پلائے یا ان کو چائے بسکٹ یا کھانا کھلائے اور ان کی شمول میں کچھ اہلسنت و جماعت بھی ہوں اور کھائیں پئیں تو یہ فعل کیسا ہے اور اس سبیل وغیرہ میں چندہ دینا کیسا ہے۔

**الجواب** یہ سبیل اور کھانا چائے بسکٹ کہ رافضیوں کے مجمع کے لئے کئے جائیں جو تبرا و لعنت کا مجمع ہے ناجائز و گناہ ہیں اور ان میں چندہ دینا گناہ ہے اور ان میں شامل ہونے والوں کا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہوگا قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کثر سواد قوم فہو منہم وقال اللہ تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وقال تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ ص ۵۳۶ ج ۱۰)

# فروغِ اہلسنت کیلئے امام اہلسنت کا دس نکاتی پروگرام

① عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں

② طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں

③ مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں اُن کی کارروائیوں پر دی جائیں

④ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

⑤ اُن میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً و وعظاً و مناظرۃً اشاعت دین و مذہب کریں

⑥ حمایتِ مذہب و ردِ بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں

⑦ تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

⑧ شہروں شہروں آپکے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبیٔ اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

⑨ جو ہم میں قابلِ کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کرکے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

⑩ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)



RAZA OFFSET Mumbai-3 • Tel.: 23456313